شیخ عثمان بن فودی الفولانی
پیغام ، جہاد اور نظم مملکت

محمد یحییٰ

شیخ عثمان اٹھارھویں صدی میں مغربی افریقہ کے عظیم ترین مصلح اور مجدد تھے ۔ ان کی اصلاحی اور تجدیدی مساعی سے پورا مغربی افریقہ بالعموم اور موجودہ نائیجیریا ۔ نائیجر ۔ بینن (Benin) ، ٹوگو ، گھانا ، کیمرون اور چاڈ بالخصوص متاثر اور مستفید ہوئے ۔ وہ نہ صرف اس میں پوری طرح کامیاب ہوئے بلکہ اس کامیابی کے نتیجے میں وہاں ایک عظیم اسلامی سلطنت قائم ہوگئی جو مذکورہ بالا ملکوں کے بہت سے علاقوں پر مشتمل تھی ۔ اس سلطنت کا نظام خالصتاً اسلامی اصولوں پر قائم کیا گیا تھا جس کی وجہ سے وہ علاقہ امن و امان علم و فضل اور ہر قسم کی مادی اور روحانی برکات کا گہوارہ بن گیا ۔ یہ اسلامی سلطنت تقریباً ایک صدی تک قائم رہنے کے بعد جدید ترین اسلحہ سے لیس انگریزی قوت کے ہاتھوں ختم ہوئی ۔ اس مضمون میں اس عہد آفریں شخصیت کی اصلاحی و علمی مساعی اور ان کی کامیابیوں کا جائزہ لیا جائے گا ۔

شخصی جائزہ :

مقامی زبان ,,حاؤسا،، میں آپ عثمان دان فودیؔ Usman Dan Fodio کہلاتے ہیں (۱) ۔ دان کا معنیٰ ابن یا بیٹا ہے ۔ ان کا اصل نام محمد تھا اور فودیؔ لقب ۔ فودی کے معنی فقیہ و حکیم ہیں ۔ اہل حاؤسا عربی اور مقامی زبان کے الفاظ کو باظہار اعراب بولتے ہیں اس لئے فودیؔ کی ی پر پیش کو باقاعدہ پڑھا جاتا ہے اور تلفظ فودیو بن جاتا

ہے جسے رومن رسم الخط میں Fodio لکھا جاتا ہے (۲) ۔

آپ موجودہ نائیجیریا کی انتہائی شمال مغربی سرحد کے قریب ایک گاؤں ,,مُرّۃ،، میں ماہ صفر ۱۱٦۸ ھ (بمطابق ۱۷۵۴ء) میں پیدا ہوئے (۳) ۔ آپ کی وفات ۱۲۳۱ ھ میں صکتو (Sokoto) میں ہوئی (۴) ۔

آپ کا تعلق مغربی افریقہ کے ایک مشہور قبیلہ فولانی سے تھا اور اس نسبت سے آپ کی تحریک کو انگریز مصنفین نے ,فولانی جہاد، Fulani Jehad کا نام دیا ۔ یہ ایک خانہ بدوش قبیلہ تھا جس کا نسبی تعلق پہلی اور دوسری صدی ھجری کے عرب فاتحین سے بتایا جاتا ہے (۵)

اس زمانے کے سیاسی و اجتماعی حالات :

اٹھارویں صدی میں دنیائے اسلام کے مختلف حصوں میں کئی اصلاحی اور تجدیدی تحریکیں شروع ہوئیں ۔ شیخ عثمان کی تحریک اس صدی کے ربع آخر میں شروع ہوئی ۔ اس وقت صحرائے اعظم افریقہ کے مغربی حصے اور اس کے نیچے پھیلے ہوئے چھدری گھاس کے خطے (Savanah) میں جو اس تحریک کے مرکز و معمل تھے کوئی ایک منظم حکومت قائم نہیں تھی ۔ تاریخی طور پر یہ مقام اب حاؤسا قبائل کا وطن (Housaland) کہلاتا ہے۔ ان کی اکثر یت اس وقت سے بت پرست اور غیر مہذب تھی ۔ مختلف علاقوں میں جو نیم منظم حکومتیں قائم تھیں ان پر کسی حد تک اسلام کا اثر تھا اور بہت سے حکمران خانوادے مسلمان کہلاتے تھے لیکن ان کا انداز حکومت ، کلچر اور مقاصد اسلام سے زیادہ قریب نہ تھے ۔ اس زمانے میں حاؤسا علاقوں میں جو سلطنتیں قائم تھیں ان میں زاریا ، کانو ، کٹسینا ، گوبیر Gobir زمفرا (Zamfara) اور کیبی (Kebbi) قابل ذکر ھیں ۔ یہ سلطنتیں شمالی صحراء کے ساتھ تجارتی روابط میں اپنی پیشرو غانہ ، مالی اور صنغائے (Songhai) کی سلطنتوں کی وارث تھیں جو

ان سے نسبتاً مغرب میں اپنی طبعی عمریں پوری کر چکی تھیں اور ان پیشرو سلطنتوں کے خاتمے کے بعد وہاں کے فولانی باشندے معاشی دباؤ سے مجبور ہو کر تدریجاً حاؤسالینڈ میں آباد ہونے لگے۔ ان کی اکثریت مسلمان تھی اور اپنی تہذیبی اور علمی برتری پر نازاں بھی۔ یہ لوگ کثیر تعداد میں مویشیوں کے ساتھ حاؤسا لینڈ میں منتقل ہوئے اور آہستہ آہستہ مقامی آبادی میں شامل ہوتے گئے۔ لیکن ان کے علماء اور قائدین مقامی آبادی کی قدیمی بت پرستانہ اور غیر مہذب طرز زندگی میں مدغم ہونے پر تیار نہ تھے۔ انہوں نے مقامی لوگوں میں تبلیغی سرگرمیاں شروع کیں اور بت پرستوں کو مسلمان بنانے کے علاوہ انہوں نے پہلے سے مسلمان قبائل کو صحیح تر اسلامی زندگی اختیار کرنے پر آمادہ کرنا شروع کر دیا۔ ان کے اس طرز عمل سے وہاں پہلے سے موجود حکومتیں ان کی مخالف ہوتی چلی گئیں۔ شیخ عثمان اسی اصلاحی تحریک کے علمبردار قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔

شیخ کے اساتذہ :

شیخ عثمان کے اساتذہ میں اپنے خاندان کے بزرگوں کے علاوہ اس دور کے ایک سربرآوردہ استاد شیخ جبریل بھی شامل ہیں جنھوں نے حصول علم کے لئے مغربی افریقہ کے اسلامی ملکوں بشمول مصر سفر کئے اور اس سلسلے میں حجاز خصوصاً مدینہ میں بھی قیام کیا۔ مدینہ میں انہوں نے اخذ حدیث کیا اور بخاری کی روایت کی۔ شیخ عثمان اپنے نظریات اور اصلاحی کام میں سب سے زیادہ انہی سے متاثر ہیں (٦)۔

دعوت و تبلیغ :

تعلیم سے فراغت کے بعد شیخ عثمان نے ۱۷۷۴ء کے لگ بھگ دعوت و تبلیغ کا کام شروع کیا۔ ان کی اصلاحی تحریک اس ضمن میں پیش آمدہ مشکلات اور آخر کار بحالت مجبوری جہاد کا

تفصیلی تذکرہ ان کے فرزند اور جانشین سلطان محمد بلو (۷) نے اپنی کتاب ,, انفاق المیسور ,, میں اور شیخ عبداللہ نے ,, تزئین الورقات ,, میں کیا ہے۔

ان کے مطابق دعوت و تبلیغ کا یہ دور ۱۷۷٦ء سے ۱۸۰۴ء تقریباً ۲۸ سال کے عرصہ پر محیط ہے اس میں انہوں نے سنت کی اشاعت اور بدعات وضلال کی تردید کے لئے درس و تدریس،تبلیغ و ارشاد ، دینی دوروں ، اور اپنی زندگی کے پاکیزہ نمونہ غرض ہر طریقہ سے جدوجہد کی ۔ اس دور میں ان کے پاس کسی طرح کا اختیار تو نہ تھا لیکن ترغیب کے ہر احسن طریقے کو انہوں نے اختیار کیا ۔ آپ کی دعوت اصلاح کا نچوڑ آپ کی مشہور عالم کتاب ,, ازالۃ البدعۃ واحیاء السنۃ ,, میں ہے۔ اس دور میں آپ کا مرکز آپ کے خاندانی وطن طغیل (۸) میں تھا یہ قصبہ آپ کی سرگرمیوں کی وجہ سے ایک چھوٹی سی یونیورسٹی کی شکل اختیار کر گیا جہاں اطراف و جوانب کے طالب علم اور ہر عمر کے طالبان رشد و ھدایت جمع رہتے تھے۔

عورتوں کی تعلیم :

شیخ کے پروگرام میں عورتوں کی اصلاح اور تعلیم کو خصوصی اھمیت حاصل تھی ۔ آپ کے خاندان کی عورتوں نے نہ صرف اعلیٰ تعلیم حاصل کی بلکہ اپنی زندگیاں اشاعت تعلیم تدریس اور تصنیف و تالیف کے لئے وقف کر دیں ۔ یوں تو اس خاندان کی ہر خاتون کی زندگی علم و فضل ، صلاح و تقویٰ اور اشاعت علم کا ایک اعلیٰ نمونہ تھی لیکن سب سے امتیازی مقام ان کی دختر اسماء کو حاصل تھا جو مقامی زبان میں ,نانا, یعنی ,ماں, کہلاتی تھیں ۔ ان کی تصنیفات کی تعداد پچاس تک پہنچتی ہے ۔

تبلیغ و تعلیم میں شیخ کا طریق :

شیخ محض ایک فاضل نہ تھے بلکہ قائدانہ صلاحیتوں سے بہرہ

ور تھے ۔ ان کی شخصیت بہت پُر کشش تھی ۔ ہر ذہنی سطح کے لوگ ان سے فائدہ اٹھاتے تھے ۔ مشکل ترین مسائل کو وہ آسان ترین طریق پر واضح کر دیتے تھے ۔ بڑے بڑے مجمعوں میں بھی وہ انتہائی صبر کے ساتھ لوگوں کی بات سنتے.اور احمقانہ اور جاہلانہ سوالوں کا جواب انتہائی شفقت سے دیتے تھے ۔ وہ اکثر اصلاحی کاموں کے سلسلے میں دوروں پر جاتے رہتے تھے اور جہاں جاتے ان کی پاکیزہ زندگی لوگوں کے دلوں پر گہرا نقش چھوڑتی تھی نتیجۃً لوگ ان کی طرف کھچے چلے آتے تھے ۔

حکمرانوں کا حسد :

اس خدا داد مقبولیت کے باوجود وہ اپنے تبلیغی کام میں انتہائی محتاط تھے ۔ انہوں نے سیاسی امور میں کبھی دخل اندازی نہیں کی نہ ھی کسی حکمران کے خلاف لوگوں کو اکسایا ۔ وہ اپنی اصلاحی سرگرمیوں کی خاطر حکمرانوں سے مناسب تعلقات رکھنے کے قائل تھے اور ان سے ملاقات کے لئے بھی جاتے رہتے تھے لیکن ان کی مقبولیت اور شہرت وقت کے نااھل اور غیر مقبول حکمرانوں کے لئے باعث تشویش بنتی گئی اور وہ انھیں اپنے اقتدار کے لئے خطرہ تصور کرنے لگے ۔ آخر کار گوبیر کے حکمرانوں نے ان کے خلاف قتل کی سازش کی اور اپنے گھر بلا کر دھوکے سے قتل کرنا چاھا لیکن اللہ تعالی نے انھیں بچا لیا ۔ اس گھناؤنی سازش نے واقعات کا رخ موڑ دیا اور نوبت کھلی دشمنی تک پہنچ گئی ۔

اسباب جہاد :

عبداللہ بن فودی نے شیخ عثمان کے حکم پر اسباب جہاد کی وضاحت کے لئے ایک مکتوب قلمبند کیا ۔ اس میں انہوں نے شیخ کی تبلیغی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا ہے اور اس میدان میں ان کی کامیابیوں پر روشنی ڈالی ہے ۔ انہوں نے بتایا ہے کہ بے شمار لوگ جن میں

حکمران خاندانوں کے افراد بھی شامل تھے رضاکارانہ اپنے گھر بار چھوڑ کر شیخ کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ ،، اس پر حکمران ناراض ہو گئے اور اپنے ناعاقبت اندیش مشیروں کے مشوروں سے اس تحریک کے خاتمے کے درپے ہو گئے ... "۔

،،سارکین گوبیر (گوبیر کے حکمران) نے دھوکے سے ہمیں بلایا اور عذر کرنا چاہا لیکن اس کے اقوال و اعمال نے اس کی قلعی کھول دی وہ آخرکار شیخ کے پیروکاروں کے درپے آزار ہو گیا حتیٰ کہ ہمارے آدمیوں کو ان کی عورتوں اور بچوں سمیت پکڑ کر ہماری آنکھوں کے سامنے غلاموں کی صورت میں بیچنا شروع کر دیا .... اسی اثنا میں اس نے شیخ کو باقاعدہ حکم دیا کہ وہ اپنے خاندان سمیت اس کے ملک سے نکل جائیں لیکن ان کے پیروکار ان کے ساتھ نہیں جا سکتے۔ شیخ نے جواب دیا ،، میں اپنے بھائیوں سے الگ نہ ہونگا ، البتہ ہر اس آدمی کو ساتھ لیکر جو میرے ساتھ چلنا چاہے یہاں سے نکل جانے پر تیار ہوں۔ جو لوگ خود یہاں رہنا چاہیں وہ اپنی مرضی کے مالک ہیں،،۔

شیخ عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم نے ۱۲۱۸ ھ میں خمیس کے روز ہجرت اختیار کی۔ ۱۰ ذوالقعدہ کو سرحدی بیابان میں پہنچ گئے دوسرے مسلمان بھی آ کر ہم سے ملتے گئے۔ کچھ لوگ اپنے خاندان اور بچوں سمیت پہنچ گئے بہت سے لوگ بالکل خالی ہاتھ اور تنہا پہنچے کیونکہ گوبیر کے حکمران نے اپنے با اختیار کارندوں کو ان کا مال چھین لینے اور اہل خاندان کو روک لینے کا حکم صادر کر دیا تھا۔

،،لوگوں کا بے شمار مال چھین لیا گیا بہت سے قتل بھی ہوئے۔ اس کے بعد مشرق کے گوبیر حکمرانوں نے ہم پر حملے شروع کر دیئے وہ ہمارا مال لوٹ لیتے اور لوگوں کو پکڑ کر غلام بنا لیتے .... چونکہ حالات انتہائی خراب تھے اور اپنے دفاع کے لئے ہمیں ایک قائد کی

اشد ضرورت تھی اس لئے ہم نے شیخ سے درخواست کی اور ۱۷ ذوالقعدہ کو کتاب و سنت کی حکومت اور اسلامی جہاد کے لئے شیخ کے ھاتھ پر بیعت کر لی .... ہم نے اپنے دفاع کا پختہ عزم کر لیا تھا کیونکہ تمام اھل علم حملہ آوروں اور ناحق مال لوٹنے والوں کے خلاف جہاد پر متفق ہیں » (۹) ۔

شیخ کا سب سے اہم مقابل شاہ گوبیر ,,یُنفا،، تھا اس کو حاؤسالینڈ کے باقی بادشاھوں اور حکمرانوں کا پورا تعاون حاصل تھا۔

شیخ عبداللہ کی وضاحت کے مطابق مجاھدین نے پہلے اتباع سنت جہاد نبویؐ میں اپنے مرکز , گڈو ، (Gudu) کے گرد خندق کھود کر اسے محفوظ کر لیا پھر بڑھ کر حملہ آوروں کے ایک شہر برنن کوانی، (Birnin Kwanni) پر دھاوا بول دیا۔ اس ہیں انہیں فتح اور مال غنیمت حاصل ھوا۔ شیخ کے اتباع میں اضافہ ھوتا گیا۔ لوگ ہر طرف سے آ آکر شیخ کی جماعت میں شامل ھوتے گئے ان میں زیادہ تر شیخ کے شاگرد اور دوسرے مخلص فولانی مسلمان تھے۔ طرفین میں متعدد جھڑپیں ھوئیں اور آخرکار ,, کواٹو،، Kuato کے مقام پر ,,یُنفا،، سے فیصلہ کن معرکہ ھوا جس میں وہ شرمناک شکست اٹھا کر فرار ھو گیا۔

شیخ نے حاؤسالینڈ کے باقی بادشاھوں کو اسلام کی نصرت اور اسلامی حکومت سے تعاون کے لئے پیغامات بھیجے لیکن وہ کافرانہ طرز زندگی کے حامی تھے۔ انھوں نے اپنے اپنے علاقوں میں بسنے والے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا شیخ نے مجبور ھو کر اپنے جہاد کا دائرہ وسیع کر دیا۔ ان کے مخلص شاگرد شیخ کے ھاتھ سے علم لے کر حاؤسالینڈ کے اطراف و جوانب میں پھیل گئے اور تھوڑے ھی عرصہ میں موجودہ نائیجیریا سے تقریباً دگنا علاقہ اسلامی قلمرو میں شامل ھو گیا (۱۰) ۔

شیخ عثمان کا پیغام :

شیخ کا پیغام بنیادی طور پر اسلام کے عقیدہ و عمل کی تجدید کا پیغام ہے۔ عقیدے میں ان کا زور توحید کو صحیح طور پر سمجھ لینے پر تھا ۔ انہوں نے نہ صرف غیر مسلم کافروں کو اسلام کی دعوت دی بلکہ مسلمانوں کو بھی ہر قسم کے غلط عقائد سے روکا اور ان کو دعوت دی کہ دین کو اللہ کے رسول سے اخذ کریں عمل کے میدان میں انہوں نے پیرویٔ سنت پر زور دیا ۔ ان کے دور میں عام مسلمان ابھی تک سابقہ غیر اسلامی رواجوں سے آزاد نہ ہوئے تھے ۔ اوہام پرستی عام تھی اور معاملات میں سنت کے تقاضوں سے نابلد تھے ۔ شیخ نے بدعات اور غیر اسلامی رواجوں کی تردید کی ، معاملات کو سنت کے مطابق طے کرنے پر زور دیا اور زندگی کے ہر معاملے میں اسلامی رہنمائی کے لئے کتابیں اور رسائل تصنیف کئے ۔ فقہ میں شیخ امام مالک کے پیروکار تھے لیکن بصراحت دوسرے مذاہب کی حقانیت کے قائل تھے ۔ ان کا مسلک ہے کہ سلف صالح میں سے کسی کے ساتھ بھی موافقت ہدایت پر مبنی ہے ۔

خود بھی پیش آمدہ مسائل میں مختلف الخیال اہل علم سے استفادہ کرتے تھے ۔ ان کے انداز فکر کی وضاحت کے لئے ہم ان کی ایک کتاب , الاجوبۃ المحررۃ عن الاسئلۃ المقررۃ (۱۱) کا جائزہ لیتر ھیں ۔ یہ کتاب اس دور کے ایک ممتاز فقیہہ الشیخ الحاج شیصّمص (۱۲) کے ارسال کردہ چودہ اہم سوالات علمیہ و فقہیہ کے جوابات پر مبنی ہے ۔ ان سوالات میں سے تیسرا سوال الفاظ قرآن مجید اور اسمائے انبیاء علیہم السلام میں ، لحن ، کے بارے میں ہے ۔ جواب میں شیخ نے جن علماء کی آراء پیش کی ھیں ان میں سے مشہور مالکی علماء کے علاوہ , ابویحییٰ ذکریا الانصاری جو مصر کے ایک شافعی فقیہ (۱۳) ھیں اور جلال الدین سیوطی (۱۴) جو کسی بھی فقہی مسلک کے

مقلد نهیں ، کی آراء سے استفادہ کرکے ان کے مطابق فتویٰ دیا ہے (۱۵)

دیگر اسئلہ میں شیخ نے جن فقہاء کی آراء سے استفادہ کیا ان میں ، ابن عطاء اللہ الاسکندری الشاذلی م ۷۰۹ھ ، عبدالرحمٰن بن الحسین العراقی صاحب الالفیہ م ۸۰٦ ھ ، ابن العربی ، ابوبکر محمد بن عبداللہ المحدث م ۵۴۳ ھ ، ابوبکر محمد بن الطیب الباقلانی المتکلم م ۴۰۳ ھ اور عبدالوہاب الشعرانی الحنفی م۹۷۳ھ شامل هیں ـ

تزکیه و تصوف :

شیخ عثمان اخلاص عمل کے داعی اور عامل تھے سلسلہ قادریہ سے وابستہ تھے ـ ان کے تصوف کا خلاصہ ان کے فرزند سلطان محمد بلو نے اپنی کتاب ,, انفاق المیسور ،، میں دیا ہے جو اسلاف صوفیہ کے سیدھے سادے اسلوب کے عین مطابق ہے ـ شیخ کے نزدیک افعال قلب دو طرح کے هیں ـ وہ جو ہلاکت کا سبب هیں ان میں دھوکہ ، غرور ، تکبر ، حسد ، بدنیتی ، بخل ، ریا ، حُب جاہ اور حُب مال ، مباہات اور کینہ هیں دوسرے جو باعث نجات هیں وہ اخلاص فی العبادۃ، صبر، امانت ، توکل ، رضا بقضاء اللہ ، تقویٰ ، خوف اور رجا هیں ـ ان کے هاں متاخرین صوفیا کے فلسفیانہ عقائد کا ذکر نہیں ملتا ـ ان کے اخلاص اور للّٰهیت کا یہ عالم تھا کہ بقول سلطان بلو جب بھی انہیں لوگوں سے ملنے یا خطاب کرنے جانا ہوتا کچھ دیر گھر کے اندر توقف کرتے، کچھ پڑھتے اور پھر باہر جاتے ـ میں نے ایک دن ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا میں باہر جانے سے پہلے اللہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ دھراتا ہوں کہ میں ان لوگوں کے ساتھ اخلاص اور محبت برتوں گا ـ یہی نہیں ان کے سامنے بیٹھ کر میں ایک بار پھر دل ہی دل میں یہ وعدہ دھرا لیتا ہوں (١٦)

لوگوں سے محبت اور اخلاص کا تقاضا یہ تھا کہ شیخ ان کے

حقوق کے لئے جدوجہد کرتے چنانچہ ابتداء ھی سے اگرچہ شیخ نے لوگوں کو حکمرانوں کے خلاف اکسانے سے پرھیز کیا لیکن ان کے بنیادی حقوق کی تفسیر و تعبیر ان کے مشن کا حصہ رھی۔ انہوں نے حکمرانوں کو انکے حقوق کی ادائیگی کی خصوصی تلقین بھی جاری رکھی۔ ان کی تقریروں میں ظلم ، غصب حقوق ، رشوت خوری ، ناروا ٹیکسوں کی وصولی ، زمین پر غلط قبضہ ، دوسروں کی کھیتی کے نقصان ، غریبوں کے استحصال اور جھوٹے الزامات میں قید و بند وغیرہ کے خلاف مستقل تلقین ھوتی ۔ ان باتوں کا مقصد لوگوں کو ان کے جائز حقوق سے آگاہ کرنا اور غاصبین کے دل میں خوف خدا پیدا کرنا تھا (۱۷) ۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لوگوں نے دل و جان سے شیخ کی پیروی کی اور ھر وقت ان کا ساتھ دیا ۔ وہ جتنا شیخ کے قریب ھوتے اتنا ھی شیخ کی پاکیزہ اطواری اور للھیت ان کو متاثر کرتی ۔

انکا سارا گھرانہ خصال خیر میں مسابقت کا نمونہ تھا عقیدہ یہ تھا کہ بقدر ضرورت رزق کمانے کے علاوہ سارا وقت رضائے الہیٰ کے حصول میں گزرنا چاھیئے ۔ چنانچہ شعور سنبھالتے ھی بچے کی تعلیم و تربیت اسی انداز میں شروع ھوتی ۔ اوقات کی تقسیم اس طرح کی جاتی کہ نماز ، ذکر ، تلاوت اور خدمت خلق کے کام باقاعدگی سے روزمرہ کے معمولات بن جائیں ۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد تصنیف و تالیف اور جہاد پروگرام کا لازمی حصہ بن جاتے ۔ گھروں میں کم از کم سامان ھوتا ، کھانا بقدر کفایت ھوتا اور خواتین بھی مجاھدہ ، عبادت گذاری اور ذکر میں مشغول رھتیں (۱۸) ۔

قیام حکومت اور نظم سلطنت :

اس طرح کی فقیرانہ زندگی اگرچہ ایک بڑا امتحان ہے لیکن شیخ اور ان کے خاندان کے لئے اس سے بڑا امتحان جہاد میں کامیابی

کے بعد شروع ہوا جب امور حکومت ان کے سپرد ہو گئے۔ انہیں عملی طور پر حکومت اور معاشرے کو ان نظریات کے مطابق چلانا تھا جن کی تلقین وہ ۲۸ سال تک کرتے رہے تھے۔ شیخ اور ان کے اتباع اس امتحان میں سرخرو نکلے۔

دوران جہاد ۱۸۰۴ء سے ۱۸۰۹ء تک تمام امور شیخ کے ہاتھ میں رہے۔ یہ انتہائی مشکل دور تھا جس میں جہاد کی بیعت کے ساتھ ہی جنگ کی رہنمائی اور نظم سلطنت کا کام بیک وقت شروع ہو گیا۔ شیخ نے دونوں کو خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ ایک طرف ان کو موجودہ دور کی اصلاحی تحریکوں میں سب سے نمایاں کامیابی میدان جہاد میں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف انہوں نے ایک ایسے نظام کی بنیاد ڈالی جس میں عدل و انصاف، تعلیم و تربیت، تحفظ، صحت عامہ، محاصل تجارت، صنعت و حرفت غرض تمام ضروری شعبے اسلامی اصول کے مطابق قائم اور جاری کر دیئے گئے۔ عدل کے پلڑے میں شیخ نے اپنی ذات کو اور اپنے اہل خاندان کو ہمیشہ پوری ذمہ داری سے تولا اور اسلامی طرز زندگی سے کبھی سرمو انحراف نہیں کیا اور جونہی جہاد کا اہم مرحلہ تمام ہوا اور ایک اسلامی سلطنت قائم ہو گئی شیخ نے زمام کار مسلمانوں کے سپرد کی اور خود اپنے مدرسے کی چٹائی پر فروکش ہو کر درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہوگئے (۱۹)۔

یہ اخلاص نیت کا ایسا مظاہرہ ہے جو مسلمانوں کے علاوہ کسی اور قوم کی تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔ انکے نزدیک اصل کام سوسائٹی کی اصلاح و تعمیر تھا جس کا ذریعہ تعلیم و تربیت تھا۔ حکومت چلانے کا کام دوسرے لوگ بھی کر سکتے تھے۔ وہ ذاتی طور پر عظیم تر مشن کے لئے وقف تھے۔ چنانچہ ان کے فرزند محمد بلو کو امور مملکت کا ذمہ دار بنایا گیا اور خود شیخ اصلاح و تعمیر کے کام میں لگ گئے۔ ان کا تربیتی پروگرام ہمہ گیر تھا اور زندگی کا کوئی

گوشه ایسا نه تھا جس کے بارے میں انہوں نے اسلامی تعلیمات کو مدون اور منضبط کر کے پیش نہ کر دیا ہو۔ حقیقت میں اس دور میں ان کی رہنمائی سلطنت کے گوشے گوشے تک بصورت مکاتیب و کتب پہنچتی اور حکومت اور سوسائٹی کو اسلامی سانچے میں ڈھالتی رہی۔ ان کے کام کی وسعت کا اندازہ ان کی تصنیفات سے ہوتا ہے جن کی فہرست بڑی طویل ہے۔

حــواشــی

۱۔ عبداللہ بن فودیو، ایداع النسوخ :۱، تزئین الاورقات : ۲۷

۲۔ دوسرے نام بھی اسی اصول کے مطابق بولے جاتے ہیں۔ نائیجیریا کے مشہور سیاسی رہنما احمدو بیلو کا نام مقامی طور پر احمد بل لکھا جاتا ہے پڑھتے ہوئے د اور ل کا پیش باقاعدہ پڑھا جاتا ہے اور انگریزی میں **Translitration** کے اصول کے مطابق **Ahmadu Bello** لکھا جاتا ہے جیسے ہمارے ہاں ، احمدو بیلو ، کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔

۳، ۴۔ ڈاکٹر جنید بن محمد البخاری وزیر صکتو، تانیس الاحبہ : ۵

۵۔ عبداللہ بن فودی اپنے برادر بزرگ شیخ عثمان کے شاگرد اور وزیر تھے۔ عربی کے قادر الکلام شاعر اور ڈیڑھ سو سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں جن میں تفسیر، تاریخ، انتظام سلطنت، سیاست، اجتماع، ادب، شعر، قواعد ہر موضوع پر وقیع کتابیں شامل ہیں ان میں سے بعض نائیجیریا اور ہمسایہ ملکوں کے عربی مدارس کے نصاب میں بھی شامل ہیں۔ علم صرف پر ان کا ایک نفیس الفیہ ,,الحصن الرصین،، بھی داخل نصاب اور شائقین کے لئے خاصے کی چیز ہے۔ فولانی قبیلے کے بارے میں انہوں نے ، ایداع النسوخ ، میں شیخ عثمان کے صاحبزادے خلیفہ محمد بلو نے ، سرد الکلام ، میں اور وزیر جنید نے تانیس الاحبہ میں کافی روایات جمع کی ہیں۔

۶۔ اس دور کے سیاسی اور اجتماعی اور شیخ عثمان کے خاندانی پس منظر کی تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے :

Ajai and Crowder, History of West Africa.

Johnson, The Fulani Empire of Sokoto

۷۔ یہ بات ہمارے لئے خصوصی دلچسپی کی ہے کہ شیخ عبداللہ بن فودی نے اپنی اور شیخ عثمان کی جو سند بخاری بواسطہ شیخ جبریل نظم کی ہے اس میں ان کے شیوخ میں سندھ کے سرخیل محدثین شیخ ابوالحسن سندی اور شیخ محمد حیات سندی کے نام نامی آتے ہیں۔ شیخ عبداللہ بن فودی کی یہ منظوم سند بصورت مخطوط صکتو کے **History Bureau** میں محفوظ ہے۔ اس کا ایک نسخہ راقم کے دوست مولانا ابو الورع خان استاد شعبہ علوم اسلامیہ صکتو یونیورسٹی کے پاس ہے اور وہ اس پر آمادہ تحقیق ہیں۔

۸ـ سلطان محمد بلو شیخ عثمان کے قابل صد افتخار فرزند اور جانشین ھیں ـ جہاد کی کامیابی کے فوراً بعد ھی امیر المومنین شیخ عثمان نے زمام اقتدار چھوڑ دی اور بوریائے فقر پر بیٹھ کر تدریس و ارشاد کا کام دوبارہ شروع کر دیا ـ اهل حل و عقد اور جمہور المسلمین نے بالاتفاق ان کے فرزند محمد بلو کو ان کا جانشین سلطنت منتخب کیا ـ اس سلطان درویش نے تقریباً ۳۹ سال حکومت کی ، اس دوران میں تقریباً ۴۵ جنگوں میں بطور سپہ سالار خود شمولیت کی ، صکتو کا شہر بسایا ، ایک تفصیلی اور مستعد نظام حکومت مبنی بر اسلام قائم اور جاری کیا ـ اس کے ساتھ ساتھ تدریس و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا ـ ان کی اپنی تصانیف کی تعداد تقریباً دو سو ہے ـ ان تمام مصروفیات کے ساتھ بیت المال سے کبھی ایک حبہ تک نہیں لیا اور کنوئیں کے ڈول بنا کر ، چٹائیاں بن کر اور گھر کے صحن میں زراعت کرکے روزی کماتے رھے ـ ان کی ایمان پرور زندگی پر انشاء اللہ مستقل مضمون لکھا جائے گا ـ

۹ ـ شیخ عثمان بن فودی ، تنبیہ الاخوان علی احوال ارض السودان مخطوطہ ص ۹

۱۰ ـ ایضـــاً ص ۱۰

۱۱ ـ الاجوبة المحررة کے تین مختلف نسخے **Sokoto History Bureau** میں موجود ھیں ـ صکتو یونیورسٹی کے ایک طالب علم احمد الحسن فواد باوا نے ان تینوں نسخوں اور ایک چوتھے نجی نسخے کی مدد سے یہ کتاب راقم کی زیر نگرانی ایڈٹ کی سن تحقیق ۱۹۸۳ء ہے ـ

۱۲ ـ ,,شیصمّص ،، صحرائے اعظم افریقہ میں رھنے والے خانہ بدوش قبائل ، طوارق ، **Tuariq** میں ایک مشہور فقہیہ تھے جو شیخ عثمان کے ہم عصر تھے ـ

۱۳ـ زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا الانصاری السنیکی المصری الشافعی ھیں سنیکہ میں ۸۳۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۹۲۶ ھ میں فوت ہوئے ، الزرکلی ، ,,الاعلام ،، ـ

۱۴ ـ مشہور امام عبدالرحمان بن ابی بکر متوفی ۹۱۱ ھ جامع کرامات الاولیاء ، ۲ : ۱۵۸ ، ۳ : ۸۰ ـ

۱۵ ـ الاجوبة المحررة ـ مخطوطہ محقق ، ص ۲۰، ۲۱

۱٦ ـ محمد بلو ، انفاق المیسور فی تاریخ بلاد التکرور ، ص ۹ ومابعد

۱۷ ـ شیخ عثمان ، فُلفلاے زبان (**Fulfilde**) میں مشہور قصیدہ ,,تبت حقیقة،،

۱۸ Shehu Shagari & Jean Boyd , Usman Dan fodio , P 17 — 19

۱۹ Ibid : 21 — 23 , 45

*****